سوال

(378)جی پی فنڈ کے سود کا مصرف

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ عموماً لوگ سرکاری ملازمین کے "جی پی فنڈ" سے سود کی رقم کے مصرف کا پوچھتے رہتے ہیں اور مناسب جواب سے مستفید ہوتے ہیں سرکاری جی پی فنڈ کے سلسلے میں ممکن ہے کہ قوانین پوری طرح یاد نہ ہوں تو عرض ہے کہ ہماری حکومت ملازمین کی تنخواہ میں سے چندفی صد کے حساب سے جی پی فنڈ جبراً کاٹتی ہے اوراس پر سود بھی دیتی ہے مگر سود جبراًنہیں جوملازم سود نہ لینا چاہے درخواست دے کر بغیر سود کے اپنا حساب رکھواسکتا ہے اور اگر پہلے سود کچھ عرصہ لگتا رہا ہو تو وہ جب چاہے پچھلا سارے کا سارا سود اپنے جمع شدہ جی پی فنڈ سے منہا کرواسکتا ہے اور آئندہ بغیر سود کے جمع ہوتا رہتا ہے اسی اپنے جی پی فنڈ کی رقم میں سے ملازم بطور قرض بھی رقم لے سکتا ہے اور وہ رقم ماہانہ اقساط میں اس کی تنخواہ سے کٹ کر ملازم کے ہی اکاؤنٹ میں جمع ہوتی رہتی ہے اور جس کا فنڈ سود کے ساتھ جمع ہورہا ہواس تو متذکرہ قرض پر بھی سود لگا کر اسی کے کھاتے میں جمع ہوجاتا ہے اور جس کا فنڈ بغیر سود کے جمع ہورہا ہواس قرض پر سود نہیں لگایا جاتا ملازمت کے آخری لمحات میں جب کہ جی پی فنڈ کی رقم فائنل وصول کرنی ہو تو بھی وہ درخواست دے کر سود کی رقم منہا کرواسکتا ہے وہ کاغذات میں ہی حکومت کے کھاتے میں چلی جائے گی کوئی اہل کار اس سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

اب قرآن میں توصاف طور پر سود کی رقم چھوڑدینے کا حکم ہے ظاہر ہے کہ سود کی رقم اسی کے پاس جائے گی یارہے گی جس سے رقم لی چونکہ سودی رقم کا وصول کرنا حرام ہے اس لیے اسے وصول کرکے خواہ مخواہ ذمہ داری (خرچ کرنے کی) کیوں لی جائے حرمت تو وصولی کی ہے کہ جس ادارے سے جی پی فنڈ کی رقم وصول رہا ہے اگر اسی کو رقم چھوڑ سکتا یا واپس کرسکتا ہے تو پھر دانستہ وصول کرکے قصور وار تصور ہوگا ہاں البتہ نادانستہ یا کم علمی کی وجہ سے سودی رقم وصول ہوچکی ہو تو پھر اس کا حل وہی ہونا چاہیے جیسا کہ آپ نے مشورہ دیا معذرت خواہ ہوں صرف "جی پی فنڈ" کی قانونی حیثیت کی یاددہانی کے لیے سمع خراشی کی جرات کی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محترم ڈاکٹر صاحب! عرض ہے کہ میری معلومات کے مطابق جس رقم پر حکومتی کھاتے میں سود لگ جائے اس کا اندراج باقاعدہ کھاتے میں ہوتا رہتا ہے کوئی وصول کرے یا نہ کرے بعض دفعہ ذمہ وار حضرات یہی ظاہر کرتے ہیں کہ ہم نے سود نہیں لگایا حالانکہ سود ساتھ لگا ہوتا ہے جس کا مالک بننے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں نتیجتاً پھر یہ سود لوٹ کر حکومت کے خزانے میں جمع ہوجاتا ہے جس کا جواز حکومت کے لیے بھی کسی صورت نہیں بایں صورت حکومت دہرے جرم کا ارتکاب کرتی ہے ایک اصل رقم پر سود لگانا اور پھر وہ کسی حیلے بہانے سے قوم کے پیٹ میں ڈالنا یہ شدید ترین جرم ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حرام رقم کے ذریعے حکومت حرام در حرام کمائے بلکہ ایسے ہی ہے تو پھر کیا اس سے بہتر یہ نہیں کہ حرام کی رقم وصول کرکے اسے دے دی جائے جس نے سود کا پسہ دینا ہو اس ظلم کی چٹی ہے تاکہ حرام سے جان چھڑا سکے لیکن عملاً رضا ورغبت کے ساتھ سودی پیسے کے حصول کی سعی کرنا واقعتاً

جرم ہے بلاشبہ اس سے احتراز ضروری ہے جبکہ جی پی کٹوتی اس کے دائرہ اختیار سے خارج ہے اس وقت صرف اس کے مصرف کی نشاندہی کرنا مقصود ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص685

محدث فتویٰ